ھدایت القرآن (۳۵)

مولانا محمد تقی امینی

اصل چیز دل کی صفائی و عمل کی پاکیزگی ہے

اوپر سے جو احکام و ہدایات کا سلسلہ چلا آرہا ہے وہ ختم نہیں ہوا، بلکہ آگے دور تک چلا گیا ہے درمیان میں دین کی ایک بڑی حقیقت سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ وہ یہ کہ اصل چیز دل کی سچائی اور عمل کی پاکبازی ہے۔ جس قدر احکام و ہدایات ہیں وہ اسی حقیقت کو حاصل کرنے کے لیے ہیں۔ اگر یہ نہ ہو تو تمام تر ریسوا اور انکا نجات وسعادت اور اللہ کی رضا و خوشنودی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دین ومذہب کے نام پر جس قدر جھگڑے پیدا ہوتے ہیں، فرقہ بندیاں وگروہ بندیاں وجود میں آتی ہیں وہ سب اسی ایک حقیقت کے گم کردینے کی وجہ سے ہیں۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (البقرۃ: ۱۷۷)

اصل نیکی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرلینا نہیں ہے (کہ جس کی خاطر جھگڑا کیا جاتے) بلکہ اصل نیکی اُس شخص کی ہے جو اللہ اور قیامت کے دن اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں پر مال خرچ کرے، نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور جب عہد کرے تو عہدوں کو پورا کرنے والا بنے اور تنگدستی بیماری اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والا ثابت ہو یہی سچے لوگ ہیں اور یہی صاحب

۴

کردار ہیں یہ

۱ہ انسان کا خاصہ ہے کہ جب اس کے سامنے بڑی چیزیں نہیں ہوتی ہیں تو چھوٹی چھوٹی چیزوں کو نجات وسعادت اور اللہ کی رضامندی وخوشنودی کے لیے سب کچھ سمجھ لیتا ہے۔ پھر انہی میں اپنی ساری توجہ اور اپنا سارا زور صرف کرتا ہے۔ گری ہوئی قوموں کا یہ شیوہ رہا ہے کہ گراوٹ و پستی کے زمانہ میں دین و مذہب کی بڑی بڑی باتیں جن سے زندگی کی تعمیر ہوتی ہے اور جن سے ترقی و سربلندی کی راہیں کھلتی ہیں وہ نظروں سے اوجھل کر دیتی ہیں اور تسلی کے لیے چھوٹی چھوٹی باتیں رہ جاتی ہیں۔ اور انہی کو دین و مذہب کا سب کچھ سمجھ کر آپس میں جھگڑا کرتی ہیں، حالانکہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہ زندگی کی تعمیر میں مددگار بنتی ہیں اور نہ ان سے ترقی و سربلندی کی راہیں کھلتی ہیں، بلکہ بسا اوقات ان سے نقصان پہونچتا ہے۔

۲ہ دل کی سچائی و عمل کی پاکبازی اصل نیکی سے حاصل ہوتی ہے جو یہ ہیں:-

(ا) سچا ایمان جو ایک ذہنی و فکری فیصلہ ہے اور دل کی سچائی و عمل کی پاکبازی کے لیے بنیادی اینٹ ہے۔

(ب) اللہ سے محبت کا تعلق جو ہر کام اسی کے لیے کرنے پر آمادہ کرتا ہے اور کام کو ملاوٹ سے پاک رکھتا ہے۔

(ج) نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی جس سے صفائی و ستھرائی پیدا ہوتی اور کردارسازی پیدا ہوتی ہے۔

(د) عہد و معاہدہ کو پورا کرنا جو زندگی کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔ اور جس سے زندگی کی پہچان ہوتی ہے۔

(ر) صبر و ضبط جو زندگی کا جوہر ہے۔ اور ترقی و سربلندی کی راہ میں اوّل و آخر جس کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ بطور مثال ان پانچ چیزوں کے ذکر کے بعد فرمایا کہ "یہی لوگ سچے اور یہی صاحبِ کردار ہیں۔

۳ہ۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ سچائی اور صاحبِ کردار ہونے کے لیے جس قسم کے عملی کام گنائے گئے ہیں ان کا دین و مذہب کے نام پر جو رسم و رواج ہیں اُن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح دین و مذہب کی چھوٹی چھوٹی باتیں جن کے لیے آپس میں جھگڑے ہوتے ہیں ان سے بھی انکا کوئی تعلق نہیں ہے۔

حکم اور قانون میں انسانی مساوات

اللہ کی ہدایت میں انسانی مساوات کی بڑی اہمیت ہے۔ اس کے بغیر ہدایت کا ہر حکم اور ہر قانون ناقص رہتا ہے۔ اس میں اونچ نیچ، شریف و رذیل، آزاد و غلام اور ذات برادری کی گنجائش نہیں ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ بڑوں کے لیے کوئی حکم اور قانون ہو، چھوٹوں کے لیے اس کے خلاف ہو۔ لیکن اللہ کی ہدایت کے برخلاف لوگوں نے جس قدر انسانی مساوات کو پامال کیا وہ تاریخ انسانی کا ایک سیاہ باب ہے۔ تاریخ کو بگاڑنے میں مذہبی جاگیردار اور سرمایہ داروں کا بڑا ہاتھ رہا ہے۔ یہ دونوں مل کر چھوٹوں اور کمزوروں کے حقوق ضائع کرتے رہے ہیں۔ پھر کسی کو سوسائٹی میں اس کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت نہیں ہوتی ہے۔ اور اگر عوامی و جمہوری حقوق کے لیے کوئی تحریک یا آواز اٹھی تو ان دونوں نے ملکر اس کو دبا دیا۔ آیت میں خاص طور سے مسلمانوں کو حکم اور قانون میں مساوات برتنے کی تاکید ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ (البقرۃ: ۱۷۸-۱۷۹)

اے ایمان والو! مقتولوں میں برابری کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے۔ آزاد بدلے آزاد کے اور غلام بدلے غلام کے اور عورت بدلے عورت کے لیے جس کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی مل جائے تو دستور کے مطابق مطالبہ کرنا چاہیئے اور حسن سلوک کے ساتھ اسے ادا کرنا چاہیئے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے۔ جو شخص اس کے بعد زیادتی کریگا تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے [1] اور اے عقل والو، تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم ایک دوسرے کا خون بہانے سے بچو! [2]

۱ قاتل کتنا ہی زیادہ اونچا اور بڑا سمجھا جاتا ہو اور مقتول کتنا ہی زیادہ نیچا اور ذلیل سمجھا جاتا ہو تو اس میں کسی قسم کی رعایت نہ ہوگی - قاتل کی نہ جان بخشی ہوگی اور نہ اس کے بدلے کسی اور کو قتل کیا جائے گا -

۲ ہاں اگر مقتول کے وارث خون کی قیمت (دیت) لینے پر راضی ہوجائیں - تو یہ اللہ تعالے کی طرف سے رعایت ہے کہ خون کی قیمت لے کر قاتل کی جان بخشی کر دی جائے اور لینے و دینے دونوں میں قاعدہ و قانون اور حسن سلوک کی پابندی کی جائے - اللہ کی رعایت سے فائدہ اٹھانے میں کسی کی طرف سے بھی زیادتی اور بدسلوکی اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے -

۳ جان کے بدلے جان لینے کو قصاص کہتے ہیں - اس میں مقتول کے بدلے قاتل کو قتل کیا جاتا ہے - پھر بھی کہا گیا ہے کہ اس میں زندگی ہے - وجہ یہ ہے کہ قصاص میں بلاشبہ ایک فرد (قاتل) کی جان جاتی ہے لیکن پوری سوسائٹی کی جانیں محفوظ ہوجاتی ہیں - ہر شخص دوسرے کے قتل سے ڈرنے لگتا ہے کہ اس کے بدلہ میں مجھے بھی قتل کیا جائے گا - اور اگر قاتل آزاد چھوڑ دیا جائے گا اور قانون کی گرفت سے بے نیاز ہوجائے گا تو امن و امان اٹھ جائے گا اور دوسرے پر دست درازی میں کوئی بڑی رکاوٹ نہ رہ جائیگی - جان کے بدلے میں خون کی قیمت (دیت) لینے کی اللہ کی طرف سے جو رعایت دی گئی ہے اس سے وارثوں کا ایک حق قائم رہتا ہے اور بعض صورتوں میں غریب وارثوں کے امداد کی شکل نکل آتی ہے - لیکن یہ اسی صورت میں ہے کہ سوسائٹی میں کسی بڑی خرابی کا اندیشہ نہ ہو - اور اگر دیت (خون کی قیمت) لے کر قاتل کو چھوڑ دینے میں دوسری خرابیوں کا اندیشہ ہوگا تو یہ رعایت ختم کر دی جائے گی اور چند ورثاء کے مقابلہ میں پوری سوسائٹی کے فائدہ اور اس کی بہتری کو ترجیح دی جائے گی - غریب وارثوں کے امداد کی دوسری شکلیں نکالی جائیں گی - ویسے بھی غریبوں کی دیکھ بھال اور انکی امداد حکومت اور سوسائٹی پر فرض ہے -

مرتے دم تک حقوق کی حفاظت

اللہ کی ہدایت نے ایک دوسرے کے حقوق کا بڑا لحاظ کیا ہے - اس پر ٹھیک ٹھیک عمل درآمد سے چھوٹے، بڑے، جوان، بوڑھے سبھی کے حقوق محفوظ رہتے ہیں - نہ صرف زندگی میں ہر

ایک کا حق دوسرے سے وابستہ کیا ہے، بلکہ مرنے کے بعد بھی دوسرے کے حق کیلئے وصیت کا حکم دیا ہے اور حصے مقرر کئے ہیں۔ وارثوں سے چونکہ خونی رشتہ ہوتا ہے اور دوسروں کے مقابلہ میں، وہ زیادہ قریب ہوتے ہیں اس لیے ان کا حق مقدم ہے۔ پھر ماں باپ، آل اولاد کا حق دوسرے وارثوں پر بھی مقدم ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ یہ وارث مسلمان ہی ہوں۔ وصیت کے ذریعہ غیر مسلموں کے حقوق کی بھی حفاظت کا حکم ہے آیت میں وصیت کی تاکید ہے جس میں مسلم و غیر مسلم کی خصوصیت نہیں ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (البقرة : ۱۸۰ - ۱۸۲)

جب تم میں کسی کو موت آجائے اور وہ مال چھوڑے تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے مناسب طریقے سے وصیت کرنا فرض کیا گیا ہے۔ پرہیزگاروں کو (خاص طور سے) اسکی تاکید ہے[۱] پھر جو وصیت کو سننے کے بعد بدل دیں تو اس کا گناہ انہی پر ہے جو اس کو بدل دیتے ہیں۔ بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ ہاں اگر وصیت کرنے والے کی طرف سے طرفداری یا گناہ (حق تلفی) کا اندیشہ ہو اور ان کے درمیان اصلاح کر دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ بیشک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے[۲]

---

[۱] سورۃ النسا (آیت : ۱۱ - ۱۲) میں والدین اور رشتہ داروں کے حصے مقرر کر دیئے گئے ہیں، جس کی بنا پر یہ حکم اب سب کے لیے نہیں رہ گیا ہے، بلکہ کچھ لوگوں کے لیے ہے۔ مثلاً
(۱) وہ والدین اور رشتہ دار جو غیر مسلم ہیں اور قانون کے مطابق حصہ نہیں پاسکتے۔

(باقی ص۲۴ پر)